Assignment

Islamic Studies

اسلام سے کیا مراد ہے؟ اسلام کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

اسلام:

اسلام عربی زبان کا لفظ ہے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں "اسلام" کا لفظ استعمال کیا۔ اسلام ~~عربی کے لفظ~~ کا پورا نام "دین حنیف" ہے۔ جس کا مطلب ہے "ایک خدا کو ماننے والا اور صراطِ مستقیم پر چلنے والا" اسلام س۔ل۔م سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے "امن"

لفظی معنی:

اسلام کے لفظی معنی "اطاعت"، فرمانبرداری، سر تسلیم خم کرنے" اور "مکمل سپردگی" کے ہیں۔ اسلام س۔ل۔م سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے "امن"۔ اس طرح اسلام کے دوسرے معنی "امن و سلامتی" اور "آشتی" کے ہیں۔

اصطلاحی معنی:

اصطلاحی اعتبار سے اسلام کا معنی ہے کہ اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کرنا اسلام ہے۔ دوسرے معنی میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اپنی مرضی و رضامندی سے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے

CamScanner

امن میں داخل ہو جانا۔

شریعت :

شریعت کی روح سے اگر دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسلام کے میں متعدد مرتبہ ارشاد فرمایا ہے۔ دینِ اسلام ایک ایسا دین ہے جسے انسان اپنی مرضی سے اپناتا ہے اور اس کے احکامات پر عمل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

"لا اکرہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں ہے
آج میں نے ہدایت کو گمراہی سے الگ کر دیا ہے"

(2 : 256)

دین کے معاملے میں کسی کے ساتھ زور زبردستی نہیں کی جا سکتی۔ اللہ نے قرآن میں اس بات کو واضح طور پر بیان فرما دیا ہے۔ اسی طرح اللہ قرآنِ مجید میں ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

"تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور
ہمارے لیے ہمارا دین ہے"

(109 : 6)

اسلام اور احادیثِ رسولؐ

رسول اللہؐ نے اسلام کی تعریف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ "اللہ اور اس کے رسولؐ کی گواہی دینا اور ارکانِ اسلام پر عمل کرنا اسلام کہلاتا ہے" ارکان اسلام یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور کلمہ

ان کا یقین کرنا اور ان پر عمل کرنا اسلام ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک سے بھی انکار کیا تو دائرہ اسلام سے کوئی انسان خارج ہو جائے گا۔ اس بات کو واضح کرنے کے لیے رسول اکرم ؐ نے ارشاد فرمایا

"مومن اور کافر کے درمیان فرق نماز ہے"

(حدیث)

صحابہ اکرام نماز نہ پڑھنے والے کے خلاف جہاد کرتے رہیں تھے۔

دوسری تعارفیں :

1- ڈاکٹر حمید اللہ اسلام کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

"اسلام ایک توحید پرست دین ہے جو رسول اللہ ؐ کے ذریعے ہمیں ملا"

(کتاب: اسلام کا تعارف)

2- امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ اسلام حقوق اللہ اور حقوق العباد کے مجموعے کا نام ہے۔

3- صدرالدین اصلاحی کی نظر میں اگر اسلام کی تعریف سمجھنی ہے تو قرآن کو سمجھیں۔ صدرالدین اصلاحی نے اسلام کی تعریف یوں کی ہے کہ

"اسلام عقائد اور عبادات کے مجموعے کا نام ہے"

قرآن مجید میں دو طرح کی سورتیں ہیں۔ مکی اور مدنی۔ مکی سورتوں میں عقائد اور مدنی سورتوں میں عبادات کا ذکر کیا گیا ہے۔

اسلام ایک عالمگیر دین

اسلام ایک عالمگیر دین ہے
یہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے ہدایت

اور رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ اس سے پہلے جو مذاہب آئے وہ خاص قوم کے لیے آئے۔ جیسے یہودیت صرف بنی اسرائیل کے لوگوں کے لیے تھی۔ مگر اسلام صرف عربوں کے لیے نازل نہیں ہوا بلکہ یہ ہر رنگ، نسل، قوم اور طبقے کے انسان کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے۔ اسلام عالمگیر دین اس لیے بھی ہے کہ یہ کوئی مخصوص وقت کے لیے نہیں آیا بلکہ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کی نجات اور رہنمائی کا سر چشمہ ہے۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات:

اسلام صرف عقائد صرف انسان کی نجی اور انفرادی زندگی کی اصلاح کا داعی نہیں بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے پہلوؤں کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ انسان کی ذاتی، انفرادی، اجتماعی، معاشی و معاشرتی، سیاسی زندگی کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کے حقوق، جانوروں کے حقوق، انسانیت اور انسانی فلاح و بہبود کا تذکرہ اور اس بارے میں رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔ اسلام صرف اپنی اصلاح ہی نہیں بلکہ اپنے ساتھ دوسرے لوگوں کی اصلاح کا درس بھی دیتا ہے۔ اسلام امر بالمعروف اور النہی عن المنکر یعنی بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا درس بھی دیتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں:

"قسم ہے زمانے کی۔ بے شک انسان خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے اور دوسروں کو تلقین کی حق (بات) کی اور

صبر کی۔"

(103: 1-3)

اسلام کی نمایاں خصوصیات:

اسلام ایک مکمل دین ہے یہ ایسی خصوصیات کا مالک ہے جو اسے دوسرے مذاہب سے الگ کر دیتی ہیں۔ اسلام کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

1- اسلام کا تصورِ واحدانیت

اسلام توحید کا درس دیتا ہے اور توحید ہمارے کلمے کا پہلا جز ہے۔ توحید اسلام میں مرکزی اہمیت رکھتا ہے
علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ

توحید اسلام کا پہلا سبق ہے

(سیرت النبی)

اللہ تعالیٰ خود قرآن میں توحید کا درس دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"کہہ دو کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔"

(112: 1-4)

توحید اسلام کا اہم جز ہے اس پر یقین لائے بغیر کوئی شخص بھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ رسول اللہ ﷺ توحید کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

"اسلام ایک قلعے کی مانند ہے اور اس قلعے میں داخل ہونے کا دروازہ توحید ہے"

(حدیث)

2- رسالت

1- رسالت کا مطلب رسول پر ایمان لانا ہے اور رسول پر ایمان لانا ہمارے کلمے کا دوسرا جز ہے۔

محمد رسول اللہ

محمد اللہ کے رسول ہیں

2- رسول ؐ پر ایمان لانے کے بعد ان کے خاتم النبیین ہونے کی گواہی دینا بھی لازم ہے۔ رسول اللہ کو آخری نبی مانے بغیر ہمارا دین مکمل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ رسول ؐ کے آخری نبی ہونے کی گواہی خود قرآن میں دے رہے ہیں:

"محمدؐ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں"

(33:40)

3- سنت

رسول ؐ کی زندگی سے ہمارے لیے زندگی گزارنے کی بہترین مثالیں موجود ہیں۔ بلکہ رسول ؐ ہمارے لیے مثالی شخصیت ہیں جن کی سنت سے ہم زندگی کو سلیقے سے گزارنے کے آداب و اطوار سیکھ سکتے ہیں۔

"بے شک تمہارے لیے رسول اللہ ؐ کی زندگی بہترین نمونہ ہے"

(33:21)

رسول ﷺ کی زندگی کے ہر پہلو ہمارے لیے بہترین نمونہ اس لیے ہے کہ رسول ﷺ
نے جس کام کو کرنے کا حکم دیا اس کو عملی طور پر خود کر کے
بھی دکھایا۔ بچوں سے شفقت و محبت سے پیش آنا، غریبوں
اور محتاجوں کی مدد کرنا، دوسروں سے حسنِ سلوک کرنا،
گھر والوں سے حسنِ اخلاق سے پیش آنا، معاشرے میں رہنے
کے طریقوں سے لے کر نیز رزقِ حلال کمانے تک ہر معاملے میں
ہمیں رسول ﷺ کی زندگی سے عملی نمونہ ملتا ہے۔
مائیکل ایچ. ہارٹ رسول ﷺ کے بارے میں اپنی کتاب میں
لکھتے ہیں

" دنیا کے سب سے بااثر افراد کی فہرست میں
محمد ﷺ کے لیے میرا انتخاب کچھ قارئین کو حیران
کر سکتا ہے اور دوسروں کے لیے سوال بھی اٹھا
سکتا ہے۔ لیکن تاریخ میں وہ واحد آدمی تھے
جو مذہبی اور سیکولر سطح پر انتہائی کامیاب رہے "

(The 100: A Ranking of the Most influential Persons in History)

4۔ معلم

رسول ﷺ ہمارے لیے ایک معلم بھی ہیں۔ رسول ﷺ نے
خود اپنے بارے میں فرمایا

" بے شک مجھے تمام انسانیت کی طرف معلم
بنا کر بھیجا گیا ہے "

(حدیث)

5۔ قانون

رسول ﷺ کی زندگی سے ہمیں قانون بھی ملتا ہے۔ رسول ﷺ
نے اللہ کا کلام اور احکام کے بارے میں لوگوں کو درس دیا

رسول ﷺ اپنے پاس سے کسی نئی چیز کی تبلیغ نہیں کرتے بلکہ وہ خالص اللہ کا حکم لوگوں تک پہنچاتے تھے۔ اسی لیے اللہ تعالی نے قرآن میں ارشاد فرمایا

"وہ (نبی) اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا
یہ تو ایک وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے"

(53 : 3-4)

5 - صراطِ مستقیم

ہم تمام مسلمان سورہ فاتحہ میں اللہ تعالی سے صراطِ مستقیم پر چلنے کی دعا کرتے ہیں:

اهدنا الصراط المستقيم

"ہمیں سیدھے راستے پر چلا"

(1، 5)

صراطِ مستقیم کی دعا کرنے کے ساتھ ساتھ صراطِ مستقیم پر چلنا بھی ضروری ہے اور سیدھا راستہ ہمیں رسول ﷺ کی زندگی سے ملتا ہے۔ جس طرح اللہ قرآن میں متعدد مرتبہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "نماز قائم کرو" مگر نماز پڑھنے کا طریقہ ہمیں رسول ﷺ کی زندگی سے ملتا ہے۔

3۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے کیونکہ یہ زندگی کے ہر پہلو سے انسان کی رہنمائی کرتا ہے چاہے پھر وہ انسان کی انفرادی زندگی ہو یا پھر اجتماعی۔ اسلام ہمیں زندگی گزارنے کے آداب و اطوار سکھاتا ہے۔ ہمیں ذاتی طور پر کیسا ہونا

چاہیئے۔ گھر والوں کے ساتھ سلوک کے ساتھ رشتہ داروں،
ہمسایوں کے بارے میں بھی مکمل آگاہی اور رہنمائی فراہم
کرتا ہے۔

(1) انفرادی زندگی:

1- اسلام انسان کی انفرادی زندگی میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے
اور اس میں وہ خصوصیات ہیں جو اس کو دیگر مذاہب سے
ممتاز کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو
اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے اور اس کا عقیقہ سنت کے
مطابق کیا جاتا ہے جبکہ یہ احکامات دوسرے مذاہب میں موجود نہیں
2- اسلام انسان کی کردار سازی کرتا ہے اس کو اخلاقیات سکھاتا
ہے۔ جھوٹ بولنے، تکبر کرنے، غیبت اور دوسری بے شمار برائیوں سے
بچاتا ہے اور سچ بولنے اور نیک اعمال کرنے کا حکم دیتا ہے۔

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں ضمانت دیتا ہوں کہ جو شخص حق پر ہونے
کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اسے جنت کے گردونواح
میں گھر ملے گا۔ اور جو شخص مذاق کرتے وقت بھی
جھوٹ کو چھوڑ دے گا اسے جنت کے وسط میں گھر
ملے گا اور جو عمدہ اخلاق کا مالک ہو اسے جنت کے
اعلیٰ مقام پر گھر ملے گا۔"

(سنن ابن داؤد، کتاب الآداب 4800)

3- اسلام تعلیم کے حصول کی ترغیب بھی دلاتا ہے۔ علم انسان کو
شعور دیتا ہے۔ انسان کو صحیح اور غلط میں تفریق کرنا سکھاتا ہے
اپنے رب کو پہچاننے کے لیے بھی علم ضروری ہے۔ اس تعلیم میں دینی
اور دنیاوی دونوں تعلیمات اہمیت کی حامل ہیں۔ بے شمار
احادیث اور قرآنی آیات تعلیم کی اہمیت کو واضح کرتی ہیں۔

CamScanner

علم حاصل کرنا ہے۔ عقل مند، علم رکھنے والے اور جاہل میں فرق کرتا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے پہلی وحی جو اپنے نبی ﷺ پر نازل فرمائی وہ بھی یہی تھی
کہ "اقراء" یعنی "پڑھو"۔
اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں
" کہو بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو نہیں
رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟ (اور) نصیحت
تو وہی پکڑتے ہیں جو عقلمند ہیں "
(39:9)

رسول ﷺ نے بھی علم کے حصول پر بہت زور دیا ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
" علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے "
تعلیم خود حاصل کر لینا کافی نہیں ہے بلکہ اس کو آگے لوگوں
تک پہنچانا بھی برابر اہمیت رکھتا ہے۔ دنیا اور دینی تعلیمات
دونوں برابر اہمیت کی حامل ہیں اور قرآن سے بہتر علم حاصل
کرنے کے لیے کوئی کتاب موجود نہیں جو زندگی کے ہر معاملے میں
رہنمائی کرتی ہے۔ احادیثِ نبوی ہے
" تم سب میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے "
(صحیح بخاری، 5028)
ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا کہ
" صرف دو لوگوں کی حیثیت قابلِ رشک ہے، وہ شخص
جس کو اللہ نے مال عطا کیا تھا کہ وہ اسے نیک راستے
میں خرچ کرنے کی طاقت عطا کرے، اور وہ شخص
جس کو اللہ نے حکمت دی جس کے ساتھ وہ فیصلہ
کرتا ہے اور جسے وہ دوسروں کو تلقین دیتا ہے "

4- ذریعہ معاش کے حوالے سے بھی اسلام ایک انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ حلال و حرام کی تمیز اسلام ہمیں سکھاتا ہے۔
حضرت رافع بن خدیجؓ کا بیان ہے کہ آپؐ سے سوال کیا گیا: یارسول ﷺ اللہ! کون سا ذریعہ معاش پاکیزہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر جائز تجارت۔ (مسند احمد)
رسولؐ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے کیونکہ رسولؐ تاجر تھے اور صادق اور امین کے لقب سے جانے جاتے تھے۔
رسولؐ نے فرمایا جس کا مفہوم ہے
"رزق حلال کمانے والا اللہ کا دوست ہے"
"اللہ تعالیٰ کے فرائض کے بعد اہم فریضہ کسب حلال ہے"
اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤدؑ دست کاری سے کماتے تھے۔ اسلام حلال رزق کی تلقین کرتا ہے اور حرام سے منع کرتا ہے۔ سود، رشوت خوری سے اسلام منع کرتا ہے کیونکہ یہ تمام چیزیں سماجی برائیوں کو جنم دیتی ہیں اور معاشرے میں انتشار پھیلاتی ہیں۔

5- خاندانی زندگی کے متعلق مکمل رہنمائی اسلام کے علاوہ کہیں سے نہیں ملتی۔ اسلام والدین، میاں بیوی اور اولاد کے حقوق کے بارے میں بہت واضح احکامات فرماتا ہے۔ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے اور ان کو اُف تک نہ کہنے کا حکم ہے۔ والدین سے بدسلوکی سنگین جرم ہے
"اور آپ کے رب نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، اگر ان میں سے کوئی ایک یا وہ دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو اور نہ انھیں جھڑکو اور ان سے احترام کیساتھ بات کرو اور ان پر رحم کرتے ہوئے انکساری سے انکے سامنے جھک

جاتھ کر رہو اور ان کے حق میں دعا کیا کرو کہ اے میرے اللہ! (اے رب)
ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے رحمت اور شفقت کے ساتھ
مجھے بچپن میں پالا"

(17 : 23-24)

رسول ﷺ نے بھی گھر والوں سے حسنِ سلوک اور رحم دلی سے
پیش آنے پر زور دیا ہے۔ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا
"تم میں سے بہترین (انسان) وہ ہے جو اپنے گھر والوں
کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے
بہتر ہوں۔"

(سنن ترمذی 3895)

اولاد کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کی پرورش بہت ضروری
ہے کہ اگر انسان کی اولاد نیک ہو تو وہ اس کے مرنے کے بعد
صدقہ جاریہ ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا
"جس شخص نے دو بیٹیوں کی پرورش کی، انھیں آداب
سکھائے، ان کی شادیاں کرے اور ان کے ساتھ احسان
کا معاملہ کرے، تو اس کے لیے جنت ہے۔"

(سنن ابن داؤد : 5147)

ب) اجتماعی زندگی

اجتماعی زندگی میں بھی اسلام مکمل
رہنمائی فراہم کرتا ہے انسان کو آدابِ معاشرت سکھاتا
ہے ہمسایوں، رشتہ داروں کے حقوق سے لے کر معاشرتی
نظام، ریاستی نظام، معیشت کو چلانے کے طریقے، انصاف
قائم کریں حتیٰ کہ بین الاقوامی تعلقات قائم کرنے تک ہر
معاملے میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔

معاشرتی نظام

1۔ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور اگر رشتہ دار غریب ہوں تو زکوٰۃ کی رقم پر سب سے پہلے رشتہ داروں کا حق ہے۔

2۔ ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں اسلام نے اس قدر امراز کیا ہے کہ صحابہ اکرام رضی کہتے تھے کہ ہمیں ڈر تھا کہ کہیں رسول ﷺ وراثت میں بھی رشتہ داروں کا حصہ نہ مقرر کر دیا جائے۔

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا

"اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے"

صحابہ اکرام رضی نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: یا رسول اللہ کون مومن نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا

"وہ شخص جن کی تکلیفوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ رہے"

انصاف کا نظام

اسلام ایسا انصاف کا نظام عطا کرتا ہے جس میں امیر غریب سب برابر ہیں۔ جو غلطی یا گناہ کرے گا چاہے وہ امیر ہو یا غریب سب کو برابر سزا ملے گا۔ ہمارے موجودہ دور میں امیر کے لیے انصاف کے مختلف تقاضے ہیں اور غریب کے لیے مختلف۔ مگر اسلام ہمیں چور کو چور کہنے اور سزا دینے کا حکم دیتا ہے چاہے وہ امیر ہو یا غریب۔ اسلام کا انصاف کا نظام بہترین نظام ہے جس سے معاشرے میں انصاف قائم ہو گا اور برائی کا خاتمہ ہو گا۔ انصاف سے جائیداد کی تقسیم اولاد میں کرنا اور گناہ پر سزا دینا سب اسلام کے نظامِ انصاف میں آتے ہیں۔

مکہ میں ایک فاطمہ نامی عورت نے چوری کی تو کچھ لوگ رسول ﷺ کے پاس اس کی سفارش لے کر آئے مگر رسول ﷺ نے فرمایا

"کہ خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو
میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔"

معیشت کو چلانے کا نظام

اسلام صرف عقائد و عبادات کا نام نہیں بلکہ مکمل ضابطہ حیات ہے۔ معاشی نظام کے بارے میں مکمل آگاہی فراہم کرتا ہے۔ سود کا خاتمہ معیشت پر بہت مثبت اثر چھوڑتا ہے اور اسلام نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں اسلامی بینک کام کر رہے ہیں بعض مکمل اسلامی بینک ہیں اور بعض سودی کاروبار پر مبنی ہیں۔ اسلام ہمیں سود کے خاتمے کا حکم دیتا ہے۔

• اسلام ہمیں ایک ایسا معاشی نظام فراہم کرتا ہے جو سود، غصب، رشوت، خیانت، چوری، مال یتیم میں بے جا تصرف، ناپ تول میں کمی، فحش پھیلانے والے ذرائع کاروبار، شراب کی صنعت، جوا، بت فروشی، تجارت میں دباؤ یا دھوکا وغیرہ ان تمام چیزوں سے منع کرتے ہوئے ان سے بالاتر انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتا ہوا معاشی نظام فراہم کرتا ہے۔

جس طرح سورۃ توبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو عذاب علیم کی خبر سنا دو۔"

(9:34)

سیاسی نظام

اسلام اور سیاست ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ اسلام میں ریاست اس فعل کو کہتے ہیں جس

کے انجام دینے سے لوگ اصلاح کے قریب اور فتنہ وفساد سے دور ہو جائیں۔ اسلامی سیاسی نظام میں حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہے اور انسان نائب مقرر کیا گیا ہے جو اللہ کا بنایا ہوا نظام زمین پر قائم کرے گا۔ قرآن میں سیاست کے معنی حاکم کا لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرنا، معاشرے کو ظلم وستم سے نجات دلانا، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا اور رشوت وغیرہ کو ممنوع قرار دینا ہے۔

قرآن مجید کا بیشتر حصہ سیاست پر مشتمل ہے مثلاً عدل وانصاف، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، مظلوموں سے اظہار حمایت و ہمدردی، ظلم وستم سے نفرت اور اسکے علاوہ انبیاء اولیا کا اندازِ سیاست بھی قرآن میں بیان کیا گیا ہے۔

رسول اکرمؐ نے سیاست کا ایسا نظام قائم کیا جس کی مثال دنیا پیش نہیں کر سکتی۔ میثاق مدینہ کے 53 نکات قابل غور ہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ کا دورِ خلافت جو کہ ساڑھے دس سال رہا جس میں 22 لاکھ 51 ہزار مربع میل تک اسلام کا دامن وسیع ہو گیا۔

اسلام ایسا سیاسی نظام فراہم کرتا ہے جس میں حکومت وقت بھی جواب دہ ہے۔

4۔ اسلام اور انسانیت

اسلام اور انسانیت کا گہرا تعلق ہے۔ ساڑھے چودہ سو سال قبل جب اسلام دنیا میں خصوصی طور پر عرب میں موجود نہیں تھا تو عرب میں بے شمار برائیاں تھیں جن میں عورتوں کے ساتھ بدسلوکی، اقلیتوں یعنی غلاموں کے حقوق وغیرہ کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ انسان کے گردونواح کا اس کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے پھر چاہے وہ اس کے اردگرد کے لوگ ہوں یا درخت اور جانور، اسلام

ان تمام چیزوں کے ساتھ حسنِ سلوک سکھاتا ہے اور انسانیت کا درس دیتا ہے۔

انسانیت کے لفظی معنی انسانی فطرت، ہمدردی، صفات تہذیب اور تمیزداری کے ہیں۔

اصطلاحی معنی میں انسانیت سے مراد یہ ہے کہ انسان میں بنا کسی تفریق کے قدرتی خوبیوں کا ہونا مثلاً محبت، ہمدردی، خیال کرنا، فلاح و بہبود اور رواداری وغیرہ

شریعت کی روح سے دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ سورہ المائدہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

"اے ایمان والو! انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ اور تمہیں کسی قوم کی عداوت اس پر نہ ابھارے کہ تم انصاف نہ کرو (بلکہ) انصاف کرو، یہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ تمہارے تمام اعمال سے خبردار ہے۔"

(5 : 8)

اس آیت سے اس بات کی وضاحت بھی ہوگئی کہ انسانیت کے معاملے میں عداوت کو ایک طرف رکھ دینا چاہیئے۔

انسانیت میں صرف مسلمان یا غیر مسلم انسان ہی شامل نہیں ہیں بلکہ انسانی حقوق کے ساتھ ساتھ جانوروں کے حقوق، اور انسان کے اردگرد کے ماحول کی حفاظت بھی شامل ہے۔

اسلام کس طرح انسانیت کی بات کرتا ہے؟

1۔ کردار سازی:

انسان کی ہر خوبی مثلاً اچھے اخلاق،

سخاوت، دوسروں کے کام آنا، شکر گزاری وغیرہ اور ہر خامی مثلاً بد اخلاقی، ظلم و زیادتی، تنگ دلی، حسد، وغیرہ انسان کے مزاج کا حصہ بن جاتی ہیں۔

آسٹریلیا کے نیورولوجسٹ سگمنڈ فرائیڈ کے مطابق انسان اپنی زندگی میں پیدائش سے موت تک پانچ ادوار سے گزرتا ہے جو اس کی کردار سازی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں سگمنڈ فرائیڈ کے مطابق اِڈ، ایگو اور سوپر ایگو انسانی رویے کو تشکیل دیتے ہیں۔

اسلام بھی انسانی کی کردار سازی کے حوالے سے بہت واضح بات کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں سورۃ الحجرات میں ارشاد فرماتے ہیں

"اے ایمان والو نہ بڑھو آگے اللہ اور اسکے رسول سے اور ڈرتے رہو اللہ سے بے شک اللہ سنتا جانتا ہے
اے لوگوں جو ایمان لائے نہ بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اور نہ زور سے بولو ان کے روبرو بات کرتے وقت جس طرح زور سے بولتے ہو ایک دوسرے سے ایسا نہ ہو ضائع ہو جائیں تمہارے اعمال اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔"
(49 : 1-2)

مزید اللہ تعالیٰ سورۃ الحجرات میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

"اے ایمان والو! اگر لیکر آئے تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر تو تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ ضرر پہنچا دو کسی قوم کو نادانی سے۔ پھر ہوتا پڑے تم کو اپنے کیے پر نادم۔ اور جان رکھو کہ تم میں موجود ہیں اللہ کے رسول اگر وہ مان لیا کریں تمہاری بہت سے معاملات میں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ نے عزیز بنا دیا

تمہارے لیے ایمان کو اور پسندیدہ بنا دیا اسکو تمہارے دلوں
میں اور بیزار کر دیا تم کو کفر اور گناہ اور نافرمانی سے۔ یہی
ہیں وہ جو راہ ہدایت پر ہیں۔ فضل سے اللہ کے اور
احسان سے۔ اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور اگر دو
فریق مومنوں میں سے آپس میں لڑ پڑیں تو صلح کرا
دو ان میں۔ پھر اگر زیادتی کرے ان میں سے ایک دوسرے پر
تو لڑو اس سے جس نے زیادتی کی یہاں تک کہ وہ پلٹ
آئے اللہ کے حکم کی طرف۔ پس اگر پلٹ آئے تو صلح کرا دو
دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ اور انصاف سے کام لو۔
بے اللہ پسند فرماتا ہے انصاف کرنے والوں کو۔ دراصل
مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو صلح کرا دیا کرو
اپنے دو بھائیوں کے درمیان اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم پر رحمت
کی جائے۔ اے وہ لوگوں جو ایمان لائے نہ تمسخر کریں مرد
مردوں سے ممکن ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑایا گیا) بہتر ہوں
ان سے۔ اور نہ عورتیں (تمسخر کریں) عورتوں سے ممکن ہے
کہ وہ (جن کا مذاق اڑایا گیا) ہوں بہتر ان سے اور نہ عیب
لگاؤ آپس میں اور نہ ایک دوسرے کے رکھو برے القاب۔
برا نام ہے فسق ایمان لانے کے بعد۔ اور جو نہ کریں توبہ تو
وہی ظالم ہیں۔ اے ایمان والو! بچتے رہو بہت گمان
کرنے سے۔ یقیناً بعض گمان گناہ ہیں اور نہ ٹٹول کرو
اور نہ غیبت کرے تم میں سے کوئی کسی کی کیا پسند کرے
گا تم میں سے کوئی کہ کھائے گوشت اپنے مردہ بھائی کا
تو تم کراہیت کرو گے اس سے۔ اور ڈرو اللہ سے بے شک
اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے لوگوں بیشک ہم
نے پیدا کیا تم کو ایک مرد اور عورت سے اور بنا دیا ہم

نے تمکو قومیں اور قبیلے تاکہ شناخت کرو آپس میں بے شک تم میں
زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو زیادہ متقی ہے بیشک
اللہ جاننے والا خبردار ہے۔"

(49: 6–13)

اللہ تعالیٰ نے بہت تفصیل سے سورۃ الحجرات میں انسان کی کردار
سازی کی بات کی ہے۔

"خرابی ہے اس کیلئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیچھے پیچھے برائی کرے"

(104 : 1)

رسول اکرم ﷺ نے بھی کردار کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:

کامل ایمان والا

"مومنوں میں کامل وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں"

2۔ انسانیت کی فلاح و بہبود

عبدالستار ایدھی پاکستان کے نہایت قابل انسان گزرے
جنہوں نے انسانی فلاح و بہبود کے لیے بہت کام کیا۔ ایدھی
صاحب نے "ایدھی فاؤنڈیشن" قائم کی جو خواتین کے گھر چلانے،
بحالی مرکز، ہنر پر مبنی سیکھنے کے لیے ورکشاپ، ڈسپنسریاں، یتیم
خانے، فلاحی تنظیمیں اور جو دنیا کی بڑی ایمبولینس نیٹ ورک
چلاتی ہے۔

مصر کی مشہور یونیورسٹی جامعۃ الازہر کے ایک پروفیسر
ڈاکٹر وصی اللہ محمد عباسی اپنی کتاب اسلام کی نمایاں خوبیاں
میں لکھتے ہیں کہ

"اسلام کی نمایاں خوبی صدقہ جاریہ اور رفاہ عامہ کے کام ہیں"

اللہ تعالیٰ سورۃ المائدہ میں فرماتے ہیں

"اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ
اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو"

(5 : 2)

Day: Date:

3 صدقہ جاریہ یا دولت خرچ کرنا

دولت کو خرچ کرنا ضرورت کی جگہ پر یا کسی غریب اور ضرورت مند کی مدد کر دینا اسلام اس کی بہت ترغیب دلاتا ہے۔ دولت خرچ کرنا بھی انسانیت ہے۔

مدر ٹریسا اپنے خیراتی کاموں اور غریبوں، بچوں اور بیمار لوگوں کی مدد کرنے کے لیے مشہور ہے۔ انہوں نے مشنریز آف چیریٹی کی بنیاد رکھی جس نے دنیا بھر میں 500 سے زائد مشن چلائے۔

اسلام میں دولت خرچ کرنے کی بہت اہمیت ہے اور باقاعدہ اس پر زور دیا گیا ہے۔ صدقہ جاریہ کوئی ظاہر کر کے اور چھپا کر بھی کر سکتا ہے۔ اسلام نے زکوٰۃ کی صورت میں ہر صاحب استطاعت انسان کی دولت میں سے ایک مخصوص حصہ مقرر کر دیا ہے جو اس کو سال میں ایک دفعہ دینا ہوتا ہے کسی ضرورت مند مسلمان کو۔ زکوٰۃ کی رقم مسجد اور محمدؐ اور آل محمدؐ کے علاوہ غیر مسلموں کو نہیں دی جا سکتی۔ زکوٰۃ صرف مسلمان سے لی جا سکتی ہے اور مسلمان کو دی جا سکتی ہے۔ البتہ صدقہ و خیرات اور فی سبیل اللہ کے لیے غیر مسلموں پر دولت خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" آپ سے سوال کرتے ہیں کیا خرچ کریں؟ تم فرماؤ: جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے اور

Day: Date:

"اور تم جو بھلائی کرو بیشک اللہ اسے جانتا ہے"

(2 : 215)

زکوۃ کی رقم پر سب سے زیادہ حق غریب رشتہ داروں، پھر ہمسایوں اور محلہ والوں کا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رض نے زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف بھی جہاد کیا۔

4. طبی خدمات

عبدالستار ایدھی نے ایمبولینس کا بہت بڑا نیٹ ورک بنایا جو لوگوں کی طبی مدد کے لیے تھا کہ وقت پر لوگوں کو طبی سہولیات مہیا کرکے ان کی جان بچائی جا سکے۔

پاکستان کے سابق کرکٹر اور وزیر اعظم نے شوکت خانم ہسپتال بنایا جہاں غریبوں اور کینسر سے جڑے لوگوں کا مفت علاج ہوتا ہے۔

اسلام 1400 سال سے زائد عرصے سے موجود ہے اور انسانیت کا درس ہمیں اس وقت ہی مل گیا تھا۔ انسانی جان کی قیمت اور اہمیت بہت زیادہ ہے اس بات پر زور دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا سورہ المائدہ میں

"جو شخص کسی کا قتل (ناحق) کرے گا (یعنی) بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی کرنے کی سزا دی جائے اُس نے گویا تمام لوگوں کا قتل کیا اور جس نے کسی ایک (انسان) جان کو زندہ رکھا گویا تمام انسانوں کو زندہ رکھا"

(5 : 32)

Day: Date:

اسلام صرف انسانی جان بچانے کی ہی بات نہیں کرتا بلکہ بیمار کی عیادت کا بھی حکم دیتا ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ بیمار کی عیادت نہ کرنے والے سے ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں۔ حدیث نبوی ہے

"مریض کی عیادت کرنے والا واپس آنے تک جنت کے باغ میں رہتا ہے"

(مسلم شریف)

5. انسانی حقوق

اسلام نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اس کی رہنمائی کے لیے ہر دور میں رسول اور کتابیں بھیجی۔ دورِ حاضر میں بے شمار تحریکیں اور تنظیمیں کام کر رہی ہیں خاص کر مغرب میں جو انسانی حقوق کی بات کرتی ہیں۔ خاص کر عورتوں کے حقوق کے حوالے سے مغرب میں بے شمار تحریکیں کام کر رہی ہیں جن میں سے کچھ کا مقصد انتہائی غیر اخلاقی بھی ہے۔ مغرب نے بہت کوشش کے بعد انسانی حقوق حاصل کیے۔ اسلام سے قبل عرب میں عورتوں پر بہت ظلم ہو رہا تھا اور ان کو فتنے سے زیادہ کچھ نہیں سمجھا جاتا تھا جہاں محبوبہ کے لیے شعر و شاعری کی جاتی تھی مگر بیوی کے لیے نہیں۔ ہندوستان میں بھی عورتوں پر بہت ظلم ہوا اور کئی علاقوں میں ابھی تک ہوتا ہے کہ بیوہ کو اس کے شوہر کی میت کے ساتھ جلا دیا جاتا یا پھر اس کو دوسری شادی کی اجازت نہ تھی۔ مگر اسلام نے 1400 سال پہلے ہی ہمیں ہمارے حقوق بتا دیئے چاہے پھر وہ مرد، عورتوں، بچوں، غلاموں اور اقلیتوں

کے حقوق ہی کیوں نہ ہو۔ اسلام نے ہر ایک کے حقوق واضح کر دیئے۔

(1) سب سے بنیادی حق کسی بھی انسان کا "زندگی" گزارنے کا حق ہے جس کے بارے میں اللہ قرآن میں فرماتے ہیں

"جس جان (کے قتل) کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے ناحق نا مارو" (سورۃ الانعام)

(6 : 151)

(2) پھر انسانی زندگی کی حفاظت کے بارے میں قرآن فرماتا ہے!

"جس نے کسی ایک انسان کو بچایا اس نے گویا پوری انسانیت کو بچایا" (المائدہ)

(5 : 32)

(3) مال کی تقسیم کے حوالے سے قرآن غریبوں اور محتاجوں کی ضروریات زندگی کی بہتری و اچھی کے لیے مالداروں کے مال میں ان کا حصہ مقرر کرتا ہے۔ سورۃ الذاریات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اور ان کے مال میں مانگنے والے اور نا مانگنے والے (دونوں) کا حق ہوتا ہے"

(51 : 19)

(4) امریکہ اور ویسٹ انڈیز کے قبضے کے بعد تقریباً ساڑھے تین سو سال تک غلاموں کی تجارت کا سلسلہ جاری رہا۔ صرف ایک صدی کے دوران (1680-1786) آزاد لوگ جو قید کرنے کے بعد غلام بنائے گئے۔ برطانوی مصنفین کے مطابق 20 ملین انسان تھے۔ 1790 میں 75000 انسانوں کو پکڑ کر کالونیوں میں غلاموں ~~کے لیے جا~~ کی مشقت کیلئے

Day: Date:

چیلنج دیا گیا۔ لکڑی کے پنجروں میں جکڑے ان لوگوں کو مناسب خوراک اور بیماری کی صورت میں طبی امداد مہیا نہ کی جاتی اور غلاموں کی کل تعداد میں سے 20 فیصد افریقی ساحل سے امریکہ جانے کے دوران ہلاک ہو گئے۔

اسلام نے غلاموں کے مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی جو 1400 سال قبل عرب میں تھے۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے بعض گناہوں کے کفارے کے طور پر اپنے غلاموں کو آزاد کر دیں۔ اپنی مرضی سے غلاموں کو آزاد کر دینے کو بڑی فضیلت کا کام قرار دیا گیا۔ یہاں تک کہا گیا کہ غلام کو آزاد کرنے والے کا ہر عضو غلام کے عضو کے بدلے جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ اس پالیسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب خلفائے راشدین کا دور آیا تو عرب کے تمام پرانے غلام آزاد ہو چکے تھے۔ اکیلے نبی ﷺ نے 63 غلام آزاد کیے۔ عائشہ رضہ کے آزاد کردہ غلاموں کی تعداد 67 تھی عباس رضہ نے 70، عبداللہ بن عمر رضہ نے 1000 اور عبدالرحمن رضہ نے 3000 غلام خرید کر آزاد کروائے۔ اسی طرح دیگر صحابہ نے بھی بڑی تعداد میں غلاموں کو آزاد کیا۔

(4) عورتوں کو اسلام نے بہت اعلیٰ مقام عطا کیا ہے۔ رسول ﷺ نے خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا

"عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، کیونکہ تم نے انھیں اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے۔ اور اللہ کے کلمے کے ذریعے حلال کیا ہے۔"

"اے لوگوں! تم اپنی بیویوں پر حق رکھتے ہو اور وہ تم پر۔ ان پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر

Day: Date:

پر کسی ایسے شخص کو آنے نہ دیں جو تمہیں گوارا نہیں، اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار سکتے ہو، لیکن سخت مار نہ مارنا اور تم پر ان کا یہ حق ہے کہ تم انھیں معروف کے ساتھ کھلاؤ"

(5) اسلام تمام انسانوں کو برابر کے حقوق فراہم کرتا ہے رسول ؐ نے خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر نسل پرستی کا خاتمہ کرتے ہوئے فرمایا

"سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے"

حضورؐ نے مزید فرمایا:

تمام مسلمان جسمِ واحد کی طرح ہے

"تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جسم جب اسکا کوئی ٹکڑا بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے۔ ایسا کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے"

6 جانوروں کے حقوق:

اسلام میں انسانوں کے حقوق کے ساتھ ساتھ جانوروں کے حقوق پر بھی زور دیا گیا ہے جانور بھی اسی معاشرے کا حصہ ہیں جیسے کہ انسان ہے۔ سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"اور زمین میں جو چلنے پھرنے والے (حیوان) یا دو پروں سے اڑنے والا جانور ہے ان کی بھی تم لوگوں

CamScanner

"کی طرح جماعتیں ہیں۔ ہم نے کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں کسی چیز (کے لکھنے) میں کوتاہی نہیں کی پھر سب اپنے پروردگار کی طرف جمع کیے جائیں گے۔"

(6 : 38)

آپؐ نے معراج کے موقع پر فرمایا کہ "میں نے ایک عورت کو جہنم میں اس لیے دیکھا کہ اس نے ایک بلی کو بھوکا پیاسا مار دیا۔" رسول اکرمؐ نے مزید فرمایا کہ جو شخص چڑیا پر بھی رحم کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر رحم فرمائے گا۔

جانور کے ساتھ کیا گیا اچھا عمل انسان کے ساتھ کیا گیا اچھا عمل ہے، جبکہ جانور کے ساتھ ظلم اتنا ہی برا ہے جتنا کہ انسان کے ساتھ ظلم۔

٦۔ ماحول کی حفاظت

انسان جس ماحول میں رہتا ہے اس کی حفاظت بھی اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ انسان کی اپنی حفاظت۔ انسان اپنے ماحول سے جڑا ہوا ہے اس لیے ماحول میں تبدیلی انسان کی اپنی زندگی پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اس وقت دنیا ماحولیاتی آلودگی، درختوں کا کٹاؤ، جانداروں کا ختم ہونا پانی کی قلت اور بارشوں کی بے ترتیبی جیسے مسائل سے گھری ہوئی ہے۔

گلوبل فارسٹ واچ کے مطابق صرف پچھلے 4 سالوں میں ۱۵ ملین درخت کاٹ دیئے گئے ہیں۔ ماحول میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کا اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور درجہ حرارت بڑھ رہا ہے۔ دنیا کی مختلف تنظیمیں ماحولیاتی آلودگی کو ختم کرنے اور اس کو بہتر کرنے کی کوششیں

Day:
Date:

کر رہی ہیں۔
جبکہ اسلام نے ہمیں ۱۴۰۰ سال قبل سے ہی ماحول کی حفاظت
کے بارے میں رہنمائی فراہم کر دی تھی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا
"درخت لگانا بہترین صدقہ ہے"
اور "سرسبز درختوں کو نہ کاٹو چاہے تم حالتِ جنگ میں ہی
کیوں نہ ہو"
پانی کا ضیاع بھی اسلام میں سختی سے منع ہے۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے
"پانی کا ایک قطرہ بھی ضائع نہ کرو چاہے تم بہتے
دریا کے کنارے ہی کیوں نہ بیٹھے ہو"

حاصل کلام:

اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو پچھلے ۱۴۰۰
سال سے زائد عرصے سے انسانیت کا علم بردار ہے۔ جن
باتوں پر دنیا اب غور و فکر کر رہی ہے اسلام نے ان کا تذکرہ
اور ان کے بارے میں رہنمائی ایک عرصہ پہلے کر دی تھی۔
اسلام صرف انسانی حقوق کی ہی بات نہیں کرتا بلکہ انسان
کی کردار سازی کرتا ہے اسے معاشرے میں رہنے کے آداب
سکھاتا ہے۔ دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کا راستہ دکھاتا
ہے اور اسلام صرف انسانی حقوق کی بات نہیں کرتا نا صرف
مسلمانوں کے حقوق کی بات کرتا ہے بلکہ اقلیتوں، غیر مسلموں
کے حقوق کے ساتھ ساتھ جانوروں اور ماحول کی حفاظت
کے بارے میں بھی مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس دور میں
اسلام کی بہت ضرورت ہے اگر انسان فلاح چاہتا ہے اور
بہتری دنیا و آخرت چاہتا ہے